جلد ۵۳/۱۸ ۸ امان ۱۳۴۳ ہش ۲۳ شوال ۱۳۸۳ھ ۸ مارچ ۱۹۶۴ء نمبر ۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۷ ر مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ دنیا اور اس کے مال و متاع اور حظ سب فانی اور جھوٹے ہیں

اصل مطلوب جس سے انسان خوش رہ سکتا ہے وہ خدا سے دل لگانا اور گناہ کی دلیری سے آزاد رہنا ہے

"انسان ان موتوں سے عبرت نہیں پکڑتا حالانکہ اس سے بڑھ کر اور کون ناصح ہو سکتا ہے۔ جس قدر انسان مختلف بلاد اور ممالک میں مرتے ہیں۔ اگر یہ سب جمع ہو کر ایک دروازہ سے نکلیں تو کیسا عبرت کا نظارہ ہو ...... انسان کی سخت دلی اصل میں امید دل پر ہوتی ہے لیکن انبیاء کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ جس قدر انبیاء ہوئے ہیں سب کی یہ حالت رہی ہے کہ اگر شام ہوئی تو صبح کو ان کی امید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے اور اگر صبح ہوئی ہے تو شام کی امید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے۔

جب تک انسان کا یہ خیال نہ ہو کہ میں ایک مرنے والا ہوں تب تک وہ غیر اللہ سے دل لگانا چھوڑ نہیں سکتا۔ اور آخر اس قسم کے انکار میں جان دیتا ہے۔ مرنے کے وقت کا کسی کو کیا علم ہوتا ہے۔ موت تو ناگہانی آجاتی ہے اگر کوئی غور کرے تو اسے معلوم ہو کہ یہ دنیا اور اس کے مال و متاع اور حظ سب فانی اور جھوٹے ہیں۔ آخر کار وہ یہاں سے تہی دست جاوے گا اور اصل مطلوب جس سے وہ خوش رہ سکتا ہے وہ خدا سے دل لگانا ہے اور گناہ کی دلیری سے آزاد رہنا ہے کہنے کو یہ آسان ہے اور ہر ایک زبان سے کہہ سکتا ہے کہ میرا دل خدا سے لگا ہوا ہے مگر اس کا کرنا مشکل ہے۔ ایک دوکاندار کو دیکھو کہ وہ وزن تو کم تولتا ہے مگر زبان سے عذر خواہانہ خیال ایسا کیا جاوے گا کہ دوسرے کو معلوم ہو کہ یہ بڑا خدا رسیدہ ہے۔ ایسی حالت میں لفظ اور باتیں تو زبان سے نکلتی ہیں مگر دل اس کی تکذیب کرتا ہے۔ سجادہ نشینوں کو ایسے قصے یاد ہوتے ہیں کہ دوسرا انسان سنکر گرویدہ ہو جاتا ہے حالانکہ خود ان کا عمل درآمد ان پر مطلق نہیں ہوتا مگر تاہم ایسے انسان بھی ہوتے ہیں کہ وہ بات کو سمجھ لیتے ہیں اور اس دنیا و مافیہا کا چھوڑنا ان پر آسان ہوتا ہے۔ جیسے کہ ابراہیم ادھم وغیرہ بادشاہ ہوئے ہیں کہ انہوں نے سلطنت کو ترک کر دیا۔ جب خوف الٰہی ان کے قلب پر غالب ہوا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب دنیا اور یہ خوف ایک جا جمع نہیں ہو سکتے۔ اس لئے دنیا کو چھوڑ دیا۔

جب ایک شخص ایک ناپائدار لذت میں مصروف ہو تو جب اسے چھوڑے گا اسی قدر اسے رنج ہوگا۔ دنیا سے دل لگانے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور آئندہ نیکی کی مناسبت اس سے نہیں رہتی۔"

(البدر ۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ ر مارچ۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی خطبہ میں آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ دنیا میں کامیاب ہونے کے لئے تدبیر اور دعا دونوں سے کام لینا ضروری ہے۔

منٹگمری (بذریعہ تار) محترم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری نے اطلاع دی ہے کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری محمد تقی صاحب بیرسٹر تا حال تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب توجہ اور درد سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین۔

جامعہ احمدیہ میں ایک علمی لیکچر

ربوہ — مورخہ ۸ ر مارچ بروز اتوار بارہ بجکر ۵۰ منٹ پر جامعہ احمدیہ کے ہال میں مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور "قرآن کریم کے تعزیری احکام اور ان کی حکمت" کے عنوان پر ایک تقریر فرمائیں گے۔ تمام احباب کی خدمت میں شمولیت کی درخواست ہے۔ (لئیق احمد طاہر الامین الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

وقف جدید سال ہفتم

سال ہفتم کے آغاز کے ساتھ ہی مخلصین جماعت کے وعدے اور چندہ کی رقوم دفتر میں موصول ہو رہی ہیں۔ آپ بھی اپنا اور اپنے اہل و عیال کا وعدہ بھجوائیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۴ء

دین ـــ تجربہ اور مشاہدہ

آج دنیا کی جو حالت ہے اس کے متعلق ہر قوم کے سنجیدہ اور دردمند انسانوں کا یہی فتویٰ ہے کہ انسان نے مادہ پرستی کی طرف رجحان ہونے کی وجہ سے اخلاق کو چھوڑ دیا ہے اور اخلاق کو چھوڑنے کی وجہ یہی سمجھی جاتی ہے کہ انسان نے مذہب کو پس پشت ڈال دیا ہے لہذا یورپ ہو یا ایشیا الغرض کہیں بھی ہو سوچنے والے انسان اب اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دنیا جب تک اخلاق کی اقدار از سر نو اختیار نہ کرے گی، تباہی سے نہیں بچ سکتی اور نہ اس وقت تک اخلاقی اقدار کا احیا ہو سکتا ہے جب تک انسان دوبارہ مذہب کی طرف نہ لوٹے۔

جہاں تک مذہب کا سوال ہے آج دنیا عقل کے اس معیار پر پہنچ چکی ہے کہ جہاں کوئی ایسا مذہب کامیاب نہیں ہو سکتا جس کی بنیاد محض توہمات پر ہو۔ نہ آج بت پرستی کے لئے کوئی جگہ ہے اور نہ خیالی دیوتاؤں کے لئے کوئی مقام ہے۔ آج تعلیم کے عام ہونے کی وجہ سے انسان کوئی ایسی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہے جو اس کو عقلی دلائل سے صحیح ثابت نہ ہو۔ پھر سائنس نے تجرباتی اور مشاہداتی طریق کار سے جو ترقی کی ہے وہ بھی ظاہر ہے آج انسان کسی ایسی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے جو وہ آزما کر صحیح نہ معلوم کرے یہ درست ہے کہ ہر انسان سائنسی حقائق کا خود تجربہ اور مشاہدہ نہیں کرتا تاہم یہ طریق اب اتنا عام اور رواج پذیر ہو چکا ہے کہ بڑے بڑے سائنسدان جن نتائج پر پہنچتے ہیں ان کی باتوں کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ کسی بات کو پردۂ راز میں نہیں رکھتے بلکہ اگر سائنس کے کسی شعبہ میں ذرا سی بھی نئی دریافت کوئی کرتا ہے تو اس کو علی الاعلان دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اور دوسرے سائنسدانوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ تجربہ اور مشاہدہ سے خود جانچ پڑتال کر لیں۔ چنانچہ دوسرے سائنسدان بھی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور کھلم کھلا تکذیب یا تصدیق کرتے ہیں اس میں کوئی لگاؤ نہیں مانتا۔ سائنس کے علوم اسی طرح ترقی پذیر ہوتے چلے آئے ہیں اور قدم بقدم آگے بڑھتے چلے آئے ہیں۔

عام لوگ جو خود تجربہ اور مشاہدہ نہیں کرتے وہ ان بڑے بڑے سائنسدانوں کی باتوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے سائنسی حقائق ہیں جن کی بنا پر مشینیں اور کسی قسم کے سامان تیار ہو گئے ہیں جن کو عام انسان بھی استعمال کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں مثلاً تار برقی۔ موٹر کاریں۔ ریڈیو وغیرہ ایسے سامان ہیں جو سائنس کے تجرباتی اور مشاہداتی طریق کار کی پیداوار ہیں اور جن کو ہر انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ یہ گویا وہ نشانات ہیں سائنسی علوم کے کمال کے جو اس زمانے کے لوگوں نے حاصل کئے ہیں۔

الغرض یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ہر صداقت کی تصدیق بطور خود کرنا چاہتی ہے اور جب تک ایسا نہ کرے وہ یقین نہیں کرتا اگرچہ یہ انسان کی فطرت ہے جو شروع ہی سے چلی آئی ہے لیکن آج کے سائنسی زمانہ میں یہ بلند تریں حد تک نمایاں ہو چکی ہے اور کوئی انسان نہیں ہے جو حتی الوسع ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے حقیقت معلوم کرنا نہ چاہتا ہو۔ تاہم سائنسی علوم کے اتنے شواہد اور نشانات وہ روز دیکھتا ہے کہ جب اس کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچا ہے تو وہ اس کو جھٹلاتا نہیں کیونکہ جھٹلانے کیلئے بھی تجربہ اور مشاہدہ کی ضرورت ہے۔

یہ تو ظاہری علوم کے متعلق ہے۔ چونکہ یہ علوم انسان کے ظاہری تو اس سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ان علوم کے متعلق تکذیب و تصدیق آسان ہے۔ پھر بھی ان علوم کے متعلق بھی انسان کو دوسروں کے تجربات اور مشاہدات پر انحصار رکھنا پڑتا ہے اس کے باوجود جب کسی خاص مسئلہ کی جانچ پڑتال کرنی منظور ہوتی ہے تو انسان خود تجربہ اور مشاہدہ کر کے دیکھ لیتا ہے مگر عام طور پر لوگ سائنسی علوم کے نتائج یعنی مختلف قسم کے سائنسی سامان اور ایجادات ہی سے ان کی حقیقت کو تسلیم کر لیتے ہیں۔

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ دینی حقائق کو بھی انسان بغیر عقلی دلائل کے نہیں مانتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بغیر تجربہ اور مشاہدہ کے کسی مذہبی حقیقت پر بھی حقیقی تعیین کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر حقیقت یہ ہے کہ دین بھی دوسرے انسانی علوم کی طرح آجکل کی زبان میں ایک سائنس ہی ہے۔ جس طرح دوسرے علوم کے لئے تجربہ اور مشاہدہ کا ہونا ضروری ہے اسی طرح دین میں بھی تجربہ اور مشاہدہ ہی بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح ظاہری علوم کو اگر انسان چاہے تو بطور خود تجربہ اور مشاہدہ سے پرکھ سکتا ہے اسی طرح اگر کوئی انسان دین کو پرکھنا چاہے تو بطور خود پرکھ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

یعنی جو لوگ ہمارے لئے جدوجہد کرتے ہیں ہم اپنے راستوں پر ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔ جس طرح ظاہری علوم کی آزمائش تجربہ اور مشاہدہ سے ہوتی ہے اسی طرح دین کی آزمائش بھی تجربہ اور مشاہدہ ہی سے ہو سکتی ہے۔ البتہ جس طرح عام لوگ محض سائنسی سامانوں اور ایجادات کو دیکھ کر ہی سائنسدانوں کے نتائج پر یقین کر لیتے ہیں بعینہٖ اسی طرح انبیاءؑ علیہ السلام کے وجود سے دینی حقائق واضح ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کے بینات کا ذکر بار بار اسی وجہ سے کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنی صداقت کے ثبوت میں اپنے نشانات پر بہت زور دیا ہے اس کی یہی وجہ ہے آپ نے نہایت تحدی سے فرمایا ہے کہ جو انسان بھی تجربہ کرنا چاہے وہ خود کر سکتا ہے:-

"اور پھر خدا تعالےٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ ان پر حق کھول دے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چلّہ نہ گزرے گا کہ اس پر حق کھل جائے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صد ۱۶)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے رسالہ احمدیت کا پیغام میں یہی فرمایا ہے کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا کہ مجھ سے خدا تعالےٰ باتیں کرتا ہے اور مجھ سے ہی نہیں بلکہ جو شخص میری اتباع کرے گا اور میرے نقش قدم پر چلے گا اور میری تعلیم کو مانے گا اور میری ہدایت کو قبول کرے گا خدا تعالےٰ اس سے بھی باتیں کرے گا۔ آپ نے متواتر خدائی کلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور اپنے ماننے والوں میں تحریک کی کہ تم بھی خدا تعالیٰ کے ان انعامات کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ آپ نے فرمایا مسلمان پانچ وقت خدا تعالےٰ سے یہ دعا مانگتا ہے کہ

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

اے خدا تو ہمیں سیدھا رستہ دکھا ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے انعام نازل کئے تھے یعنی سابق انبیاء کرام۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کی یہ دعا ہمیشہ ہمیش کے لئے رائگاں جاتی اور خدا تعالےٰ مسلمانوں میں سے کسی کے لئے بھی وہ رستہ نہ کھولتا جو پہلے نبیوں کے لئے کھولا گیا تھا اور کسی شخص سے بھی اس طرح کلام نہ کرتا جس طرح پہلے نبیوں سے کلام کرتا تھا۔"

(احمدیت کا پیغام صد ۴۱-۴۲)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

ہم بھی تو صبر کئے جاتے ہیں

آپ گو جبر کئے جاتے ہیں
ہم بھی تو صبر کئے جاتے ہیں

کروٹ ایسی بھی فلک لیتا ہے
زیر جب زبر کئے جاتے ہیں

چرخ پر لاکھ اُڑیں آخر کار
زینتِ قبر کئے جاتے ہیں

جو مسلمان کے کرنے کے تھے کام
آج وہ گبر کئے جاتے ہیں

کیا برستی ہی رہے گی تنویر؟
آنکھ آپ ابر کئے جاتے ہیں

قسط سوم

والد محترم حافظ سید عبدالوحید صاحب مرحوم آف کمرشیل ہاؤس منصوری کے قبول احمدیت کے حالات

شدید مخالفت کے بعد پُرجوش عقیدت

از مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب آف منصوری

تبلیغ اور اشاعت لٹریچر

مخالفت کے زمانہ میں والد صاحب کی کجا وہ حالت کہ احمدیت کی کوئی بات سننا یا کتاب دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ اور کجا احمدی ہونے کے بعد اب یہ تغیر عظیم کہ تبلیغ و اشاعت احمدیت کو ہی تلافی مافات میں اپنا اولین مقصد زندگی قرار دے لیا۔ اور غیر احمدیوں میں غیر مسلموں میں سفر میں حضر میں

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح

کا پیغام وہ ہر طرف پہنچاتے رہے۔ قادیان سے تبلیغی لٹریچر و رسائل جات کثیر تعداد میں منگوا کر ہر طبقہ و ہر مشرب کے لوگوں میں مفت تقسیم کیا کرتے۔ اور دوکان پر آنے والے انگریزوں اور ہندوستانیوں کو بھی دیتے رہتے تھے۔ اب ہماری دوکان کے بڑے ہال میں ایک با موقعہ جگہ پر ایک خوبصورت ولایتی گلاس کیس میں انگریزی و اردو کی مجلد کتب سلسلہ قرینہ کے ساتھ لگی ہوئی گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی نظر آتی تھیں۔ رئیسان ریاست و بالا حکام اور سیاحوں میں سے بھی علم دوست اصحاب ان کتابوں کو شوق سے خریدتے تھے۔ ایک دن مہاراجہ کپورتھلہ (آنجہانی) دوکان پر آئے تو احمدی کتب کو غور سے دیکھا اور پھر اپنے سیکرٹری سے فرمایا۔ کہ سب کتابوں کا ایک سیٹ لے لیا جائے اسی طرح اور مسلم و غیر مسلم ریاستوں میں بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لٹریچر پہنچتا رہتا تھا:

والد صاحب کے احمدی ہو جانے پر

چونکہ اب ان کے اور چچا صاحبان کے درمیان کوئی مذہبی اختلاف نہیں رہا تھا اس لئے تبلیغ و اشاعت احمدیت اور سلسلہ کے دوسرے کام بفضلہ تعالیٰ منصوری میں بڑی یکجہتی و خوش اسلوبی سے انجام پاتے رہتے تھے۔ دراصل اتفاق و اتحاد میں بڑی برکت ہے۔ اسی سبب والد صاحب نے جو پہلے مکہ معظمہ سے واپس آکر مشترکہ جائداد و کاروبار میں سے اپنا حصہ نکال لینے کی فکر میں تھے۔ اب متفق العقیدہ ہو کر اپنے دنیوی فکر و دھندے یعنی جائداد و کاروبار سب اپنے دونوں بھائیوں کے سپرد کر دیئے اور ان پر پورا اعتماد کرتے ہوئے خود تبلیغ احمدیت و خدمت سلسلہ میں بڑے اخلاص سے منہمک ہو گئے۔ سفر میں ایک بڑے ہینڈ بیگ میں سلسلہ احمدیہ کے اردو انگلش و ہندی کے پمفلٹ و رسالہ جات ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

تعمیر دار البیعت لدھیانہ

تعمیری کاموں سے دلچسپی رکھنے کے سبب والد صاحب نے اپنے احمدیت کے دور میں جو ایک تاریخی اہمیت کا جماعتی کام سرانجام دیا۔ وہ لدھیانہ "دار البیعت" کا پختہ تعمیر کرانا تھا۔ ۱۸۸۹ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت جماعت بنانے کے لئے سلسلہ بیعت جاری فرمایا تھا تو اس وقت حضور لدھیانہ میں تشریف فرما تھے وہاں کے نئے محلہ میں جس کچے مکان میں بیعت اولیٰ شروع ہوئی تھی۔ وہ حضرت صوفی احمد جان صاحب کی ملکیت تھا۔ صوفی صاحب موصوف کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد ان کے صاحبزادوں نے دار البیعت والے مکان کو صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر دیا تھا۔ اول ۱۹۱۰ء میں اس کی شکل میں کچھ تبدیلی کی گئی۔ پھر ایک مدت بعد جب اس کو یادگاری طور پر پختہ تعمیر کرانے کا فیصلہ ہوا۔ تو اس وقت قبلہ والد صاحب لدھیانہ میں تھے۔ انہوں نے دلی شوق اور عقیدت سے اس تاریخی کام کو با جازت مرکز اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ایک نیا نقشہ جس میں اصل کمرہ بیعت کے علاوہ ایک ملحقہ کمرہ اور مسجد و صحن کا لحاظ رکھا گیا تھا تیار کرایا۔ پھر اس کے اندازہ سے فنڈ مہیا کرنے کی طرف توجہ دی۔ ازاں بعد کمیٹی سے نقشہ پاس کرا کے تعمیر کا کام شروع کرا دیا۔ فنڈ آتا رہا کام بنتا گیا حتیٰ کہ تعمیری لحاظ سے بفضلہ تعالیٰ تکمیل کو پہنچ گیا۔ والد صاحب اس کی آمد و خرچ کا حساب رکھتے تھے۔ اور قادیان اطلاع دیتے رہتے تھے۔ بعد میں جب ۱۹۳۹ء میں علیل ہوئے تو باقی نگرانی و حساب کا کام انہوں نے جماعت احمدیہ لدھیانہ کے پریذیڈنٹ مکرم مولوی برکت علی صاحب لائق (مرحوم) کے سپرد کر دیا تھا۔ یقیناً یہ والد صاحب مکرم کی بڑی خوش نصیبی تھی کہ شدید مخالفت سے نکل کر وہ جب والہانہ عقیدت کے دور میں آئے تو اللہ پاک نے انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تاریخی یادگار "دار البیعت" کو پختہ بنوانے کا موقعہ اور توفیق بھی عطا فرمائی۔ اس کام کو بڑے شوق سے انہوں نے انجام دیا تھا۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ

خلافت اور مرکز سے دلی وابستگی

۱۹۱۲ء میں جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں جب حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب حج کرنے مکہ معظمہ تشریف لے گئے تھے۔ تو والد صاحب نے اپنے غیر احمدیت کے زمانہ میں حضور کو حرم شریف میں دیکھ کر یہ کہا تھا دیکھو وہ مرزا صاحب کا بیٹا ہے لیکن خوش بختی سے جب ۱۹۱۶ء میں خود احمدی ہو کر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان گئے تو حضرت مرزا صاحب کے اسی بیٹے کے حضور حسن اخلاص و رقت بھرے دل سے حاضر ہو کر دستی بیعت کی اور پھر اس بیعت کو دلی خلوص سے نبھایا۔ اس کا ذکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ الفاظ خطبہ جمعہ ۹ نومبر ۱۹۵۶ء میں حسب ذیل ہے:۔

"مجھے یاد ہے منصوری کے ایک دوست سید عبدالوحید صاحب بیعت کے لئے آئے ان کے بھائی سید عبدالمجید صاحب پہلے سے احمدی تھے سید عبدالوحید صاحب کا لڑکا فضل الرحمٰن فیضی ..... ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جلسہ سالانہ پر آگئے تھے بیعت کے لئے انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ اور رونے لگ گئے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے تو ان کے بھائی نے بتایا کہ یہ بڑے سخت مخالف تھے اور میرے ساتھ احمدیت کی وجہ سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اس کے بعد ان میں ایسا تغیر پیدا ہوا کہ یہ احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔ اور اب (دستی) بیعت کر رہے ہیں... غرض وہ (قادیان) آئے اور احمدی ہو گئے۔ پھر جب تک زندہ رہے احمدیت میں بڑے اخلاص سے زندگی گزاری......"

(الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۵۶ء)

احمدی ہونے کے بعد والد صاحب میں ایک نمایاں تغیر آ گیا تھا۔ وہ حضرت اقدس سے، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر فرد بشر سے اور سلسلہ کے نظام و بزرگان سلسلہ سے ظاہر و باطن میں بے لوث دلی محبت اور وابستگی رکھتے تھے۔ اور کوئی بات اشارۃً یا کنایۃً بھی ان کے خلاف کسی سے سننا گوارہ نہیں کرتے تھے۔ اس ضمن میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔

قادیان میں ایک ملتانی کتب فروش رہتے تھے جو پہلے تو بڑا اخلاص دکھاتے رہے مگر بعد میں بوجہ طبیعت کے بڑے متلون زود رنج اور تیز گفتار ہونے کے اعتراض پسندی کا شکار ہو کر رہ گئے تھے۔ وہ منصوری بھی اکثر آیا کرتے تھے۔ اور بوجہ سلسلہ کی کتب سپلائی کرنے کے بڑے چچا صاحب سے ان کے دیرینہ تعلقات تھے۔ چنانچہ ان ہی کے پاس وہ زیادہ اٹھتے بیٹھتے تھے۔ ۱۹۲۹ء سے جب انہوں نے معترضانہ گفتگو کا سلسلہ شروع کیا۔ اور بزرگان سلسلہ مرکزی نظام حتیٰ کہ خلافت پر بھی اعتراض کرنے لگے تو والد صاحب کو یہ سخت ناگوار ہوا اور انہوں نے برملا اظہار کر دیا۔ ایک دن عصر کے وقت مسجد میں فرمایا۔ "اس ملتانی کا آنا مجھے اچھا نہیں لگتا۔ یہ قادیان کے بزرگوں کے خلاف باتیں کرتا رہتا ہے یہ احمدی کیسا ہے؟ یہ تو بدو (اعرابی) ہے"۔ وہ اپنے کسی غیر از جماعت رشتہ دار یا دیرینہ دوست سے بھی خلاف واقعہ کوئی بات سننا برداشت نہیں کرتے تھے۔ بلکہ بر وقت ایسے مخالف کو ٹوک دیتے تھے۔

ان کے اخلاص و محبت کا پھر یہ عالم تھا

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فوٹو اکثر اپنے پاس رکھتے تھے۔ تنہائی میں خود ان کو پُر خلوص نگاہوں سے دیکھتے تو فرطِ محبت سے بعض اوقات اشکبار ہو جاتے۔ دوسروں کو دکھاتے تو کہتے "دیکھو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے .... اور یہ ہمارے موجودہ حضرت صاحب ہیں"۔ اسی طرح دوسرے بزرگانِ سلسلہ کے، قادیان دارالامان کے فوٹو بھی لوگوں کو دکھاتے رہتے تھے۔ امریکہ سے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے جاری کردہ انگریزی رسالہ "سن رائز" کے اکثر شمارے بھی اپنے پاس رکھتے اور انگریزی داں طبقہ کو دکھایا کرتے تھے۔ غرضیکہ احمدی ہو کر احمدیت سے، خلافت سے، قادیان سے اور قادیان سے متعلق ہر شے سے انہیں دلی محبت تھی۔

دین کو دنیا پر مقدم رکھا

قبلہ والد صاحب نے اور چچا صاحبان نے جو بتوفیق ایزدی اپنے تجارتی سلسلہ میں "دین کو مقدم رکھنے اور نری دنیا کو ہیچ سمجھنے کا ایک نمونہ" منصوری میں پیش کیا تھا وہ بھی اس جگہ قابلِ ذکر ہے۔

تحریک "عدم تعاون" کے دنوں میں کانگرسی لیڈروں نے ہندوستان میں ایک مرتبہ بہت بڑی ہڑتال کرائی تھی۔ قادیان سے عام ہدایت یہ تھی کہ احمدی ہڑتالوں میں حصہ نہ لیں۔ چنانچہ مقررہ تاریخ کے دن جب منصوری میں بھی مکمل ہڑتال منائی گئی تو ہم نے مرکزی ہدایت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا اور اپنی دکان کھلی رکھی۔ انگریز طبقہ اور اعلیٰ حکام نے اپنے نقطہ نگاہ سے ہمارے ہڑتال نہ کرنے کو بڑا قابلِ تحسین فعل سمجھا، اور ان میں سے اکثر نے یکے بعد دیگرے دکان پر آکر شکریہ ادا کیا۔

ان دنوں میں کنٹونمنٹ منصوری کے افسر اعلیٰ ایک کرنل لیزلی (COL: LESELIE) تھے۔ وہ بھی دکان پر آئے اور بڑی خوشی سے کہا کہ "میں آپ کو کنٹونمنٹ کی پوری سپلائی کا ٹھیکہ دینے آیا ہوں"۔ والد صاحب نے چچا صاحبان نے اول اُن کا شکریہ ادا کیا اور پھر کہا "کرنل صاحب۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ ساری سپلائی کا ٹھیکہ لے کر اول تو ہم شراب وغیرہ قطعی سپلائی نہیں کر سکیں گے دوم ٹھیکہ داری میں فائدہ اٹھانے کی خاطر یہ سنا گیا ہے کہ بعض باتیں ایسی بھی کرنا پڑتی ہیں جن کو ہم مذہباً جائز نہیں سمجھتے۔ اس لئے شکریہ کے ساتھ ہم کنٹریکٹ سپلائی سے معذرت چاہتے ہیں۔ البتہ اگر آپ کی خوشی ہو تو کھلے آرڈرز پر ہم جنرل سپلائی کر دیا کریں گے"۔ کرنل لیزلی نے واپس دفتر جا کر حکم جاری کر دیا کہ "آج کے بعد سے کنٹونمنٹ منصوری کی جنرل سپلائی ایم۔ ایم۔ کریم بخش اینڈ سنز کی دکان سے فراہم کی جایا کرے"۔

ظاہر ہے کہ عام طور پر لوگ جزوی یعنی پارٹ سپلائی کے ٹھیکے حاصل کرنے کے لئے بھی افسران متعلقہ کا مہینوں پیچھا کر کے اور کئی کئی جتن کر کے پھر کامیابی حاصل کرتے تھے.......

لیکن ہماری دکان پر کنٹونمنٹ کا پورا ٹھیکہ دینے کی غرض سے جب خود انگریز ملٹری افسر آتا ہے تو احمدی مالکانِ فرم "دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد" کو مومنانہ شان سے ہی نبھاتے ہیں۔ اور لاکھوں کی "مشتبہ" آمدنی کو حقیر سمجھتے ہیں انہیں ذرا تامل نہیں ہوتا۔ وہ رضائے الٰہی کی خاطر صرف پاک صاف و دیانتدارانہ جنرل سپلائی کو ہی اپنے لئے موجب عزت و برکت سمجھتے ہیں اور اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

تربیت اولاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ (اولاد کی) "ہدایت اور تربیتِ حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں .... یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے"

(الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۰ء)

یہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان کی بات ہے کہ دورِ تربیت میں والد صاحب کی طرف سے میرے ساتھ کبھی بیجا روک ٹوک کا سلوک نہیں ہوا۔ ویسے وہ ہمیشہ اچھی باتوں کی تلقین فرماتے رہے مگر فقیہانہ انداز میں کبھی نہیں۔ احمدی ہونے کے بعد انہوں نے روحانی و جسمانی تقاضوں کے پیش نظر صرف دو مختصر مگر نہایت اہم نصیحتیں مجھے کی تھیں۔ ایک شادی سے پہلے اور ایک شادی کے بعد۔

(۱) جب میرا بلوغت کا وقت آیا تو والد صاحب نے ایک دن مجھے تنہائی میں بلا کر ایک امریکن ڈاکٹر کی کتاب (مترجم اردو) "حرزِ جان" دی۔ جس میں مصنف نے حفظانِ صحت سے متعلق چند خاص طبی اصول مع ضروری ہدایات کے نہایت عام فہم و دلچسپ پیرائے میں پیش کئے تھے۔ والد صاحب نے کتاب دیکر فرمایا "اس کو پڑھو اور بار بار پڑھو۔ خدا تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ تم ہمیشہ اس کے مطابق اپنی صحت کا خیال رکھو"۔ میں نے وہ کتاب پڑھی تو معلوم ہوا کہ ایک انسان چند احتیاطوں کے ساتھ کس طرح اپنی صحت کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ پھر اس مضمون اردو و انگریزی کی اور کتابیں بھی پڑھیں جس کے نتیجہ میں بفضلِ ربی میں عمر بھر اشتہاری حکیموں اور ڈاکٹروں کے مخصوص "تیر بہدف" نسخے استعمال کرنے سے محفوظ ہی چلا آیا۔ اور یہ زریں اصول اخذ کر لیا کہ "کم خوری۔ کم گوئی۔ اور کم خوابی" در اصل روحانی و جسمانی صحت کو متوازن و برقرار رکھنے کا بہترین نسخہ ہے نوجوانوں کو حفظانِ صحت کا لٹریچر پڑھتے رہنا چاہیئے۔

(۲) میری شادی ہو جانے کے بعد دینی تربیت کے لحاظ سے یہ نصیحت فرمائی کہ "میری طرف سے اب تمہیں بالکل آزادی ہے۔ جو جی چاہے کرنا۔ مگر ایک بات کا ضرور ہمیشہ خیال رکھنا۔ تم دنیا میں کچھ بھی کرو، اپنے ہر عمل میں یہ دیکھ لو کہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی طرف سے تم غافل نہیں ہو۔ میں ہر وقت تمہیں نہیں دیکھ سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ اس لئے اسلام کے راستہ سے کبھی اِدھر اُدھر مت ہونا۔ قرآنِ شریف پڑھتے رہنا۔ ہمیشہ اچھے اور شریف دوست بنانا، اور بدوں کی صحبت سے بچنا۔ ہمیشہ دوسروں سے بھلا سلوک کرنا، اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے گا۔ بس اتنی ہی میری نصیحت ہے۔ اللہ تمہارا حافظ و مددگار ہو"!

قرآن مجید سے عشق

والد صاحب کو قرآن مجید سے، اسکی صحیح تلاوت اور قرأت سے ایک عشق تھا۔ خوش الحان قاری صاحبان کی وہ بڑی عزت کرتے تھے۔ اکثر چھوٹے چچا صاحب سے کلام اللہ کا دَور جاری رکھتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جب انہیں حافظ قرآن بہو عطا کی تھی یعنی میری بیوی حافظہ نظیر بیگم مرحومہ، تو اس سے بھی وقتاً فوقتاً کلام مجید سُن کر بہت خوش ہوتے تھے۔ رمضان شریف میں تراویح میں قرآن مجید سنانے کا انہیں بہت شوق تھا۔ اور ہمیشہ قرآن مجید و حمائل شریف کی اعلیٰ مطبوعہ جلدیں اپنے پاس رکھتے تھے۔

در اصل آج سے پچاس سال پہلے تک مسلمانوں میں قرآن مجید حفظ کرنے کا خاص شوق تھا۔ مسلمان نواب زادے، صاحبزادے اور غریب زادے، یعنی ہر طبقہ کے نونہال اکثر حافظِ قرآن ہوتے تھے۔ انگریزوں کے دور میں بھی بعض نامور مسلمان وزیر، نواب و گورنر، بیرسٹر، حکیم اور ڈاکٹر نیز اکثر تاجر و صناع حافظِ قرآن ہوئے ہیں۔ لیکن اب آزادی کے بعد مسلمان بھی زمانہ کے ساتھ بدل رہے ہیں! دوسرے طبقوں کا تو ذکر کیا، آجکل کے اکثر مولوی فاضل صاحبان بھی حافظ قرآن نظر نہیں آتے۔ اور نہ صحیح طریقہ و تلفظ سے قرآن شریف پڑھنا ضروری سمجھتے ہیں! لیکن احمدی احباب یہ یاد رکھیں کہ اس زمانہ میں قرآن مجید حفظ کرنے و کرانے اور بالترتیل پڑھنے کی بڑی بھاری ذمہ داری جماعتِ احمدیہ پر ہی عائد ہوتی ہے۔ میرے تینوں بزرگ حافظ تھے اور خوش الحان بھی۔

بالآخر جس ترتیب سے وہ یکے بعد دیگرے احمدی ہوئے تھے، اسی ترتیب سے انہوں نے وفات پائی۔ سب سے پہلے ہندوستان میں میرے بڑے چچا صاحب کا انتقال ہوا۔ پھر چھوٹے چچا صاحب کا۔ (ان کے حالات زندگی پہلے الفضل جولائی ۱۹۳۸ء کے چار نمبروں میں شائع ہو چکے ہیں) پاکستان بننے کے بعد ۱۹۴۸ء میں قبلہ والد صاحب بھی اس دارِ فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

اللہ تعالیٰ والد صاحب کو غریق رحمت کرے، ان کی روح پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے، جنت الفردوس میں اپنے قرب و جوار میں انہیں جگہ دے اور ان کے درجات ہمیشہ بلند کرتا رہے آمین ثم آمین..... مولا کریم دنیا میں مجھ عاجز ناچیز کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ اور میرے بزرگ والد مرحوم کی مشفقانہ و مربیانہ نصیحتوں کے مطابق مجھے اور میرے اہل و عیال کو بھی تا زندگی صراط المستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ ہم بھی خادم دین اور خادم بنی نوع انسان اور ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیوالے ہوں اور بوقت رحلت ہم میں سے ہر ایک کا خاتمہ بالخیر ہو۔

سن ہجری شمسی — اور — اسکی اہمیت

مکرم لطیف احمد صاحب عارف تھالوی، ربوہ

یکم صلح (جنوری) سے ہمارا ہجری شمسی سال شروع ہوتا ہے۔ اس کی ابتداء کب ہوئی؟ اس کے جاری کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور کس نے جاری کیا؟ ان امور کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے:۔

تجویز و ترتیب:۔ ۱۹۳۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہجری شمسی تقویم مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔ اور ممبران کمیٹی کو ارشاد فرمایا کہ ہجری شمسی کیلنڈر کا ڈھانچہ تیار کریں جس میں مروجہ عیسوی کیلنڈر بھی شامل رکھا جائے کمیٹی نے کافی غور و فکر کے بعد اپنی رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی حضور نے تمام ممبروں کی آراء ملاحظہ فرما کر ہجری شمسی سال کے آغاز کا اعلان فرمایا اور فیصلہ کیا کہ مروجہ عیسوی کیلنڈر کا نیا سال جس روز سے شروع ہوگا۔ اسی روز سے ہجری شمسی سال کا آغاز ہوگا۔ اور سال کے دنوں مہینوں کی تقسیم بھی مروجہ عیسوی کیلنڈر کی طرح ہوگی اور لیپ کے سال بھی وہی شمار ہوں گے۔ جو مروجہ عیسوی کیلنڈر میں شمار کئے جاتے ہیں۔

ہجری شمسی سال کے مہینوں کے نام صرف اس لئے تبدیلی کی گئی کہ مروجہ مہینوں کے بعض نام مشرکانہ ہیں۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کو ۶۲۲ء میں ہجرت فرمائی تھی۔ لہٰذا ہجری شمسی سال کا آغاز بھی ۶۲۲ء سے محسوب کیا گیا۔

ضرورت و اہمیت:۔ حضور نے فرمایا:۔

"چاند اور سورج دونوں کا سالوں اور مہینوں اور دنوں سے تعلق ہے۔ لیکن مجھے خیال آیا کہ چاند سے تو ہم لوگ کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور ہجری قمری ہم میں جاری ہے جس سے لوگ بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر سورج سے تو ہم بالکل فائدہ نہیں اٹھا رہے۔ حالانکہ جیسا کہ قرآن کریم بیان کرتا ہے سورج اور چاند دونوں ہی حساب کے لئے مفید ہیں۔ اور دوسری طرف عقلی طور پر بھی اگر دیکھا جائے۔ تو ان دونوں میں فوائد نظر آتے ہیں۔ چنانچہ وقت اور زمانہ کی تعیین کے لحاظ سے سورج مفید ہے۔ اور عبادتوں کو شرعی طریق پر چلانے کے لئے چاند مفید ہے۔ . . . . . . مجھے خیال آیا کہ ہم مسلمانوں نے قمری تاریخوں سے تو فائدہ اٹھایا۔ حالانکہ قمری شمسی دونوں میں فوائد ہیں۔ اور چونکہ انسان شمسی حساب پر مجبور ہوتا ہے اس لئے مسلمانوں نے بھی مجبوراً عیسوی سنہ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ حالانکہ اگر ہم ہجری قمری کے ساتھ ہجری شمسی بھی بناتے اور ہجری قمری تاریخوں کے بالمقابل ہجری شمسی تاریخیں بھی ہوتیں تو قطعاً کوئی جھگڑا نہ ہوتا

اب اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ ۶۲۲ ہجری کب تھا اور اس وقت شمسی لحاظ سے کون سا سال تھا تو وہ فوراً معلوم نہیں کر سکتا اور محض ۶۲۲ کہنے سے اس کی تسلی نہیں ہوتی کیونکہ سال کے لحاظ سے انسانی دماغ سورج ہی سے تسلی پاتا ہے اسی وجہ سے لوگ ہجری قمری سالوں کے عیسوی سنہ معلوم کرتے ہیں۔ اور اس طرح خواہ مخواہ مسلمان بھی عیسوی سنہ کو اپنے اندر رائج کئے ہوئے ہیں۔

میرا ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو آئندہ عیسوی شمسی سنہ کی بجائے ہجری شمسی سنہ جاری کیا جائے اور عیسوی سن کے استعمال کو ترک کر دیا جائے۔ میرا ارادہ ہے کہ ایک دو مہینہ تک اس بارہ میں پوری تحقیق کرکے ہجری شمسی سنہ جاری کر دیا جائے اور آئندہ کے لئے عیسوی سنہ کا استعمال چھوڑ دیا جائے۔ خواہ مخواہ عیسائیت کا ایک طوق ہماری گردنوں میں کیوں پڑا رہے"

(سیر روحانی حصہ اوّل)

ہجری شمسی مہینوں کے نام اسلام کے بارہ اہم واقعات کی مناسبت سے مندرجہ ذیل نام مقرر کئے گئے۔

عیسوی مہینوں کے نام	ہجری شمسی مہینوں کے نام	وجہ تسمیہ
۱۔ جنوری	صلح	اس مہینہ میں حدیبیہ کے مقام پر آنحضرت صلعم نے کفار مکہ کے ساتھ صلح کا معاہدہ فرمایا
۲۔ فروری	تبلیغ	اس مہینہ میں سرور کائنات صلعم نے مختلف بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے اور ان کو اسلام کی دعوت دی
۳۔ مارچ	امان	اس مہینہ میں آنحضرت صلعم نے جب مکہ معظمہ فتح کیا تو قریش مکہ کو امان بخشی کہ جاؤ تم پر کوئی سرزنش نہیں اور تم آزاد ہو۔
۴۔ اپریل	شہادت	اس مہینہ میں آنحضرت صلعم سے دشمنان اسلام نے دھوکے اور غداری سے دین اسلام سیکھنے کے لئے مبلغ مانگے اور انکو لے جاکر بے دردی سے شہید کر دیا
۵۔ مئی	ہجرت	رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اہل مکہ نے سخت تکالیف دے کر قتل کا ارادہ کر لیا۔ تو حضور نے مدینہ کو ہجرت فرمائی۔
۶۔ جون	احسان	اس مہینہ میں حضور سرور عالم نے حاتم طائی کی بیٹی اور اسکے قبیلہ طے کے اسیروں کو ازراہ کرم و احسان آزادی بخشی۔
۷۔ جولائی	وفا	اس مہینہ صحابہ نے خارق عادت طور پر غزوہ ذات الرقاع کے لئے پیادہ پا چلنے میں صدق و وفا کا نمونہ دکھایا۔
۸۔ اگست	ظہور	اس مہینہ میں رسول کریمؐ کے ہاتھوں اللہ تعالےٰ نے بیرون عرب میں اشاعت دین اور غلبہ اسلام کی بنیاد رکھی۔
۹۔ ستمبر	تبوک	اس مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صحابہ رضی مخلصین نے اپنے اخلاص کا مختلف صورتوں میں بموقعہ جنگ تبوک نمونہ دکھایا۔
۱۰۔ اکتوبر	اخاء	ہجرت کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں ایک ایک مہاجر اور ایک انصاری کے درمیان خاص طور پر اخوت کا تعلق قائم فرمایا
۱۱۔ نومبر	نبوت	اس مہینہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے منصب رسالت و نبوت عطا فرمایا
۱۲ دسمبر	فتح	اس مہینہ میں آنحضرت صلعم نے دس ہزار قدوسیوں کے ہمراہ آکر مکہ فتح کیا۔ اور اپنے خونخوار دشمنوں کے بھی قصور معاف فرمائے۔

ان جدید ہجری شمسی مہینوں سے یہ بھی معلوم ہو سکتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیش آمدہ حالات و واقعات کن کن شمسی مہینوں میں رونما ہوئے۔ قمری مہینوں میں موسم بدلتے رہتے ہیں۔ رمضان المبارک کبھی موسم گرما میں آتا ہے اور کبھی موسم سرما میں لیکن شمسی سال کے مہینوں میں موسموں کی تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً مئی جون میں ہمیشہ گرمی ہوتی ہے۔ دسمبر جنوری میں ہمیشہ سردی آتی ہے۔ ہجری شمسی مہینوں سے ہمیں یہ علم ہو جاتا ہے کہ مثلاً صلح حدیبیہ کس موسم میں ہوئی وہ سردی کا موسم یعنی جنوری کا مہینہ تھا۔ اسی طرح رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت ماہ مئی میں یعنی موسم گرما میں فرمائی وغیرہ غرض ان ہجری شمسی مہینوں سے اسلامی تاریخ کے اہم واقعات ذہنوں میں مستحضر ہو سکتے ہیں۔

یہ تقویم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت کا ایک اہم کارنامہ ہے اور چونکہ اس کا مقصد اسلامی نظام و روایات کو از سر نو زندہ اور رائج کرنا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس تقویم کو رائج کرنے کی کوشش کریں اور اسے زیادہ سے زیادہ اپناتے ہوئے اسلامی نظام کے قیام میں ممد و معاون بنیں

تقریبات

تقریب عید ملاپ :- مجلس اطفال الاحمدیہ لاہور نے عید سے اگلے روز یعنی ۲۴ فروری بروز اتوار لاہور شہر کے اطفال کے لئے منسمنت کارسن گراؤنڈ میو روڈ لاہور میں عید ملاپ کی نہایت دلچسپ اور مختلف قسم کے ورزشی اور تعلیمی مقابلہ جات پر مشتمل تقریب کا انتظام کیا۔ اپنی مجلس کے پروگراموں سے لاہور کے بچوں کی دلچسپی اور ان میں حصہ لینے کا شوق اس غیر معمولی تقریب کی عمدہ حاضری سے عیاں تھا۔ سوا سو/۱۲۵ بچے اس تقریب میں شریک ہوئے بچوں نے ہر مقابلہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اپنے منتظمین کی پوری اطاعت کرتے ہوئے عمدہ ڈسپلن کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ ہماری اس تقریب کا ایک پر مسرت پہلو یہ بھی تھا کہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال کے تمام مقابلہ جات دیکھے اور اس طرح اطفال کی ہمت افزائی فرمائی۔ اس تقریب کا آغاز ۱۰ بجے کے قریب تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ پھر جناب قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے اپنے افتتاحی خطاب میں اطفال کو اس پروگرام میں شوق اور جوش سے حصہ لینے اور ڈسپلن قائم رکھنے کی تلقین فرمائی۔ قائد صاحب کے بعد خاکسار نے اطفال کو عید ملاپ سے متعلقہ پروگرام کی اہم باتیں سمجھائیں۔ بعدہٗ مکرم جناب مہتمم صاحب نے بچوں کو مفید نصائح سے نوازا۔

آدھ گھنٹہ کے اس افتتاحی پروگرام کے بعد مکرم محمد اسلم احمد صاحب ایڈیشنل ناظم اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ لاہور نے بچوں کو ڈرل (ورزش) کرائی۔ پھر کھیلوں کا پروگرام شروع کیا گیا جس میں ۵۰ گز اور ۲۰۰ گز کی دوڑیں۔ مرغ لڑائی، روک دوڑ اور جھنڈا جنگ شامل تھیں۔ روک دوڑ اور جھنڈا جنگ کی کھیلوں کا پروگرام نہایت دلچسپ رہا۔ ڈیڑھ بجے کھیلیں ختم ہوئیں اسکے بعد اطفال کو کھانا کھانے کے لئے وقفہ دیا گیا۔ اور تمام اطفال میں مالٹے تقسیم کئے گئے اڑھائی بجے کے قریب مکرم مہتمم صاحب نے نماز ظہر و عصر پڑھائی۔

پونے تین بجے علمی پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ اس علمی پروگرام میں مقابلہ تلاوت۔ مقابلہ نظم۔ مقابلہ بیت بازی اور مقابلہ تقاریر شامل تھے۔ ان مقابلوں میں بھی اطفال نے نہایت جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اس پروگرام میں بیت بازی کا مقابلہ بالخصوص بہت دلچسپ تھا۔ تقریباً ۴ بجے علمی پروگرام ختم ہونے پر جناب مہتمم صاحب نے اطفال کو علمی مقابلہ جات کے متعلق اہم اور مفید باتیں بتائیں جس میں انہوں نے بچوں کو علمی مقابلہ جات کا معیار اور بلند کرنے کی پرزور تلقین فرمائی۔ بعدہٗ مہتمم صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ دعا کے بعد یہ مسرت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مجلس کو اس سے بڑھ کر کامیاب پروگرام منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

(ایڈیشنل ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ۔ لاہور)

دو دلچسپ لیکچر :- الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کا اجلاس زیر صدارت جناب محمد یوسف صاحب سلیم نائب الرئیس منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عزیز محمد صاحب اطہر نے کی۔ بعدہٗ محترم بشیر احمد صاحب شمس مبلغ نائیجیریا نے "افریقہ میں تبلیغ احمدیت" اور تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات سنائے آپ نے فرمایا۔ بارہا مخالفین اسلام واحمدیت نے ہماری راہ میں بڑی بڑی خطرناک روکیں کھڑی کیں۔ مگر ہر آن خدا تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر اپنی قدرت کا جلوہ دکھایا۔

آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کے سامنے کوئی بھی ٹھہر نہیں سکتا۔ حضور نے اپنی جماعت کو ایسے علمی ہتھیار سے لیس کیا ہے کہ بڑے بڑے علماء کو مباحثات میں زیر ہونا پڑا۔ آپ نے اپنے بعض کامیاب مباحثات کا ذکر فرمایا۔ بالآخر نصف گھنٹہ کے بعد دعا کے ساتھ یہ دلچسپ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کا ایک اور اجلاس زیر صدارت جناب محمد یوسف صاحب سلیم نائب الرئیس جامعہ ہال میں منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عبدالغفار صاحب نے کی۔

ہماری اس تقریب کے خصوصی مہمان محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد تھے۔ آپ نے "تبلیغ کی راہ میں ہماری مشکلات" کے عنوان پر خطاب فرماتے ہوئے بیان کیا کہ اگر انسان ہمت سے کام لے تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ پختہ ارادہ اور عزم صمیم کامیابی سے ہمکنار کر دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تبلیغ کی راہ میں سب سے بڑی مشکل "زبان" کی مشکل ہے ترجمان کے ذریعہ ہم عوام کو اپنے خیالات پہنچا سکتے ہیں۔ مگر ممکن ہے کہ وہ ہماری صحیح ترجمانی نہ کر سکے۔ آپ نے فرمایا تبلیغ کے میدان میں آنے سے قبل آپ کا فرض ہے کہ آپ زبان عربی و انگریزی سے بخوبی واقف ہوں۔ بالآخر یہ خطاب ۴۵ منٹ تک جاری رہنے کے بعد دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(رفیق احمد طاہر لائبریرین الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کیلئے ایک ضروری اعلان

جملہ خدام کی آگاہی کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سے عام دینی معلومات کے سلسلہ میں حسب ذیل چار تعلیمی معیار مقرر کئے گئے ہیں تا مختلف مقابلہ جات میں ہنر دکھانے میں زیادہ سے زیادہ خدام شریک ہو سکیں۔ قائدین کرام کی خدمت میں ہنر دکھانے کی گذارش ہے کہ وہ اپنے مقامی اجتماعات اور تربیتی کلاسز میں ان معیاروں کو ملحوظ رکھیں

۱۔ **معیار اول** :- مولوی فاضل۔ درجہ ثالثہ تا درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ

۲۔ **معیار دوم** :- گریجوایٹ

۳۔ **معیار سوم** :- میٹرک۔ انڈر گریجوایٹ

۴۔ **معیار چہارم** :- انڈر میٹرک۔

نوٹ :- یہ معیار عمومی راہنمائی کے لئے مقرر ہیں۔ جن میں انفرادی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزی مقابلہ جات کے وقت مہتمم تعلیم کو تبدیلی کا اختیار ہوگا۔

ان چاروں معیاروں کو مدنظر رکھتے ہوئے خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحان کے لئے جو ستمبر ۱۹۶۳ء کے پہلے عشرہ میں مرکز کی طرف سے لیا جائے گا۔ حسب ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے۔

معیار اول :- مولوی فاضل۔ درجہ ثالثہ تا درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ

۱۔ پہلا پرچہ :- قرآن کریم۔ تفسیر کبیر سورۃ یونس تا کہف ترجمہ آخری پارہ مع معمولی تفسیر — ۱۰۰

۲۔ دوسرا پرچہ :- حدیث شریف
۱۔ موطا امام مالکؒ ۲۔ جامع ترمذی — ۱۰۰

۳۔ تیسرا پرچہ :- کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفاء۔
۱۔ اسلامی اصول کی فلاسفی ۲۔ آئینہ کمالات اسلام ۳۔ منن الرحمٰن ۴۔ حمامۃ البشریٰ ۵۔ تحفہ گولڑویہ ۶۔ فصل الخطاب ۷۔ منہاج الطالبین ۸۔ دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ — ۱۰۰

معیار دوم :- گریجوایٹ

۱۔ پہلا پرچہ :- قرآن کریم۔ ترجمہ ومختصر تفسیر سورہ فاتحہ تا سورۃ نساء

۲۔ دوسرا پرچہ :- حدیث شریف۔
۱۔ شرح صحیح بخاری (اردو) از سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جز پنجم وششم — ۱۰۰

۳۔ تیسرا پرچہ :- کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفاء
۱۔ اسلامی اصول کی فلاسفی ۲۔ حقیقۃ الوحی ۳۔ لیکچر سیالکوٹ ۴۔ چشمہ مسیحی ۵۔ مرقاۃ الیقین ۶۔ منصب خلافت ۷۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

معیار سوم :- میٹرک۔ انڈر گریجوایٹ

۱۔ پہلا پرچہ :- قرآن کریم
ترجمہ ومعمولی تفسیر از تفسیر صغیر سورہ مائدہ تا سورۃ اعراف

۲۔ دوسرا پرچہ :- حدیث شریف
۱۔ شرح صحیح بخاری (اردو) از سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جز چہارم ۲۔ حدیث الاخلاق

۳۔ تیسرا پرچہ :- کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفاء
۱۔ کشتی نوح ۲۔ شہادۃ القرآن ۳۔ ایام الصلح ۴۔ ضرورۃ الامام ۵۔ تجلیات الٰہیہ ۶۔ راز حقیقت ۷۔ رسالہ دینیات۔ از حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ۔ ۸۔ ذکر الٰہی از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ۹۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ شعبہ تعلیم مرکزیہ — ۱۰۰

معیار چہارم :- انڈر میٹرک

۱۔ پہلا پرچہ :- قرآن کریم۔ ترجمہ سورۃ آل عمران — ۱۰۰

۲۔ دوسرا پرچہ :- حدیث شریف ۱۔ نبراس المومنین ۲۔ چالیس جواہر پارے — ۱۰۰

۳۔ تیسرا پرچہ :- کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفاء
۱۔ ایک غلطی کا ازالہ ۲۔ اسلام اور جہاد ۳۔ لیکچر لاہور ۴۔ ہماری تعلیم ۵۔ احمدیت کا پیغام ۶۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

نوٹ :- ہر پرچے کے لئے وقت دو گھنٹے ہوگا۔

قائدین کرام اور عہدیداران تعلیم سے درخواست ہے کہ وہ ان امتحانات میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کی ابھی سے کوشش شروع فرما دیں۔

ہر معیار میں اول دوم اور سوم آنیوالے خدام کو سالانہ اجتماع ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر انعامات دئے جائیں گے۔ اور کامیاب ہونے والے خدام کو شعبہ تعلیم مرکزیہ کی طرف سے اسناد بھی دی جائیں گی۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۷ مارچ۔ عراق کے صدر مارشل عبدالسلام عارف پاکستان کے ایک ہفتہ کے دورہ پر ۲۰ مارچ کو کراچی پہنچ رہے ہیں صدر عارف لاہور، پشاور، راولپنڈی کے علاوہ ڈھاکہ بھی جائیں گے۔ عراق کے صدر کی حیثیت سے ان کا پاکستان کا یہ پہلا دورہ ہوگا۔

لاہور ۶ مارچ۔ نیشنل بنک آف پاکستان کے عوام کو قرضے دینے والے شعبہ نے نہایت حوصلہ افزا نتائج ظاہر کئے ہیں۔ اس سکیم کا افتتاح وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے ۱۵ جنوری کو کیا تھا اس وقت سے ۲۹ فروری تک کی مختصر سی مدت میں صرف لاہور سرکل میں ہی ایک کروڑ روپے سے زائد کے قرضے جاری کئے گئے۔ سکیم کا مقصد یہ تھا کہ آسان شرائط پر چھوٹے تاجروں اور صنعت کاروں کو سرمایہ کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں تاکہ وہ اپنے کاروبار کو فروغ دے سکیں بنک نے قرضہ جاری کرنے کی شرائط کو بہت ہی نرم کر دیا تھا۔ بے شمار درخواستیں ابھی بنک کے پاس فیصلہ طلب موجود ہیں اور ان میں روزبروز اضافہ ہو رہا ہے۔

ڈھاکہ ۶ مارچ۔ پاکستان آج اپنی برآمدی تجارت کے ایک نئے مرحلہ میں داخل ہو گیا جب اس نے کرنافلی کا بنا ہوا تین سو ٹن سفید کاغذ برما کو بھیجا کرنافلی پیپر ملز کے ریذیڈنٹ ڈائریکٹر مسٹر اسماعیل نے توقع ظاہر کی کہ پاکستان ہر سال قریباً پانچ ہزار ٹن کاغذ برآمد کر کے چھ کروڑ روپے سالانہ زرمبادلہ کمائے گا۔

انقرہ ۶ مارچ۔ ترکیہ کی سینیٹ کے آئینی اور انصاف کمیشن نے کل سابق کرنل طلعت آئدمیر اور ایک میجر جنرل کی سزائے موت کی توثیق کر دی۔ یہ سزا انہیں گزشتہ برس ۲۱ مئی کی بغاوت میں حصہ لینے کے الزام میں دی تھی کمیشن نے کرنل عثمان کی سزائے موت کی توثیق نہیں کی۔

جکارتہ ۶ مارچ۔ صدر احمد سوکارنو کمیونسٹوں کو کابینہ میں نمائندگی دینے پر تیار ہو گئے ہیں لیکن انہوں نے کہا ہے کہ کمیونسٹوں کو اسی صورت میں کابینہ میں لیا جائے گا کہ انڈونیشی معاشرہ کے تمام طبقوں میں مضبوط اتحاد ہو۔

راولپنڈی ۶ مارچ۔ مرکزی و صوبائی ملازمتوں اور تنخواہوں کے ڈھانچوں سے متعلق گورنروں کی کانفرنس مقرر کردہ سب کمیٹی کا اجلاس ۹ مارچ کو لاہور میں ہو رہا ہے جس میں بعض بنیادی اہمیت کے حامل فیصلے کئے جائیں گے یاد ہوگا کہ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب پہلے بھی یہ اشارہ کر چکے ہیں کہ آئندہ بجٹ کے وقت تک اس ضمن میں اعلان کر دیا جائے گا سب کمیٹی میں دونوں صوبوں کے گورنروں کے علاوہ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب۔ وزیر قانون مسٹر خورشید احمد اور وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان شامل ہیں۔

کراچی ۶ مارچ۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے کہا ہے کہ ۱۰ جنوری کو میرے قاہرہ روانہ ہونے سے پہلے افغانستان اور پاکستان کے درمیان راہداری کے نئے تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہو جائیں گے آپ راولپنڈی سے یہاں پہنچنے پر اخبار کے نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے مسٹر وحید الزمان نے کہا کہ افغانستان کے وزیر تجارت مسٹر محمد سرور عمر نے اس ہفتہ کے اوائل میں تجارتی سمجھوتہ کے لئے جس بات چیت کا آغاز کیا وہ ہفتہ کے دن سے پھر کراچی میں شروع ہو جائے گی مسٹر سرور مشرقی پاکستان کے ایک روزہ دورہ کے بعد کل شام ڈھاکہ سے کراچی پہنچ جائیں گے نیا سمجھوتہ اس سمجھوتہ کی جگہ لے گا جس کی میعاد اپریل میں ختم ہو رہی ہے ان کے دورہ قاہرہ کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر تجارت نے کہا میں متحدہ عرب جمہوریہ اور پاکستان کے درمیان تجارتی تعلقات کو مزید وسعت دینے کے امکان معلوم کروں گا۔

٭ ادیس ابابا ۶ مارچ۔ روس کے نائب وزیر خارجہ مسٹر جیکب ملک ایک خفیہ مشن پر ماسکو سے ادیس ابابا پہنچے ہیں انہوں نے صرف اس قدر بتایا کہ وہ نئے دوستوں سے ملنے آئے ہیں شہنشاہ ہیل سلاسی نے روسی نائب وزیر خارجہ سے ملنے کے لئے اپنا دورہ ملتوی کر دیا ہے خیال ہے ان کے دورہ کا تعلق ایتھوپیا اور صومالیہ کی سرحدی جھڑپوں سے ہے۔

٭ لندن ۶ مارچ۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ڈگلس ہوم نے قبرص میں اقوام کی فوج بھیجنے کے متعلق حفاظتی کونسل کے فیصلہ پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے جزیرہ قبرص میں امن و امان برقرار رکھنے کے لئے میری حکومت مقدور بھر کوشش کرے گی۔

٭ لاہور ۷ مارچ صوبائی اسمبلی نے کل عراق کے صدر عبدالسلام عارف کو مغربی پاکستان اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرنے کی دعوت دی ہے صوبائی اسمبلی نے یہ فیصلہ قائد ایوان شیخ مسعود صادق اور حزب اختلاف کے ایک رکن امیر حبیب اللہ سعدی کی تحریک پر کیا ہے۔

٭ نئی دہلی ۷ مارچ گورکھپور میں فرقہ وارانہ فساد ہونے کی اطلاع ملی ہے جس میں دو مسلمان شہید کر دیئے گئے کئی مکانات بھی جلا دیئے گئے۔ فساد کے سلسلہ میں ستر آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں دریں اثنا جمعیت العلمائے ہند کا ایک خاص اجلاس ہو رہا ہے جس میں بھارت کے مسلم کش فسادات سے پیدا شدہ سنگین صورتحال پر غور کیا جائے گا اس جماعت کے اخبار "الجمعیت" نے اپنے اداریہ میں مسلمانوں کو درپیش مشکلات کا کوئی حل تلاش کرنے کا مطالبہ کیا ہے

گنّا

آج کل گنّا کی کاشت کے دن ہیں گنا زرعی حیثیت میں بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ صرف انسانی جسم کے لئے غذا اور نشوونما کے لئے شکر مہیا کرتا ہے بلکہ حیوانوں کے لئے بھی کارآمد چارہ ہے اور وہ بھی ایسے وقت میں جب چارہ کی بڑی قلت ہوتی ہے محکمہ زراعت کی تجربہ شدہ اور منظور کردہ گنے کی کئی اقسام اس وقت رائج ہیں جو اگاؤ اور پیداوار اور حاصل کے لحاظ سے اچھی ہیں مگر یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ایک ہی قسم ہر علاقہ ہر زمین اور ہر آب و ہوا میں نتائج کے لحاظ سے برابر ہو کیونکہ ان تمام باتوں کا گنے کی نمو۔ نشوونما اور مقدار شکر پر اثر پڑتا ہے۔

ہم زمیندار بڑے لکیر کے فقیر ہوتے ہیں کوئی فیصلہ کرتے وقت اپنے مخصوص حالات کا لحاظ بہت کم رکھتے ہیں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ گندم اور کپاس کی کاشت کے وقت ہم اگیتی اور پچھیتی کا فرق ضرور کرتے ہیں مگر گنے کی کاشت کے وقت یہ فرق نہیں کرتے حالانکہ مجموعی کاشت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر زمیندار کے حالات اپنے ہمسایہ سے مختلف ہوتے ہیں اگر ایک کے لئے گنے کی اگیتی قسم زیادہ مناسب ہوتی ہے تو دوسرے کے لئے پچھیتی۔ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے لئے درمیانے موسم کی قسم بہترین ہوتی ہے۔ گنے کی فصل میں کٹائی بڑی اہمیت رکھتی ہے اگر کٹائی کے بعد فوراً اسے سنبھالا نہ جائے تو اس کی خصوصیات پر حاصل کے لحاظ سے بڑا فرق پڑ جاتا ہے اس لئے زمیندار کو کاشت سے پہلے یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ کونسی قسم اگاؤ اور حاصل کے لحاظ سے اس کے لئے اچھی ہوگی اگیتی (مثلاً ایل ۲۹) یا پچھیتی (مثلاً ایل ۴۴) یا درمیانے موسم کی (مثلاً ایل ۵۴) اور اس کے لئے اپنے علاقہ میں محکمہ زراعت کے شاف کے ساتھ ضرور مشورہ کریں۔

(ناظر زراعت)

درخواست دعا

۱۔ میرا بیٹا عزیز خلیق اختر خدا تعالےٰ کے فضل سے بی اے کے امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالےٰ یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور عزیز کو دینی اور دنیاوی ترقیات دے اس کو خدمت دین کی توفیق بخشے آمین۔

(والدہ خلیق اختر۔ دارالصدر۔ ربوہ)

نوٹ :۔ والدہ صاحبہ خلیق اختر صاحب نے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء (منیجر)

۲۔ مستری محمد اسمٰعیل صاحب مغل پورہ لاہور بیمار ہیں کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرما دے

نور احمد کارکن دفتر خزانہ
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

بھارت اور چین میں کسی وقت بھی جنگ چھڑ سکتی ہے

چینی پہلے سے بھی زیادہ فوجیں سرحد پر لے آئے ہیں: (نندا)

نئی دہلی ۔ ۷ مارچ بھارتی وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا نے اعلان کیا ہے کہ بھارت اور چین میں کسی وقت بھی جنگ چھڑ سکتی ہے اس لئے ہنگامی صورت حال ختم نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کمیونسٹ رکن مسٹر بھوپیش گپتا کی ایک تحریک التواء کے بعد یہ اعلان کیا۔ تحریک میں کہا گیا تھا کہ اب حالات معمول پر آ چکے ہیں اس لئے ہنگامی صورت حال کو ختم کر دیا جائے کیونکہ اول تو اس کا کوئی فائدہ نہیں دوسرے ہنگامی قوانین مخالف جماعتوں کو کچلنے کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں۔

مسٹر نندا نے کہا اس وقت سرحد پر پہلے سے بھی زیادہ خطرہ موجود ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ چینی پہلے سے بھی زیادہ فوجیں سرحد پر لے آئے ہیں وہ فوجی نوعیت کی سڑکیں بنا رہے اور تمام سرحد پر اپنی پوزیشن مضبوط کرنے میں مصروف ہیں اور وہ یہ سب کچھ کسی اچھی نیت سے نہیں بلکہ بھارت کو کچلنے اور اس سے دشمنی کی خاطر ایسا کر رہا ہے۔

انہوں نے کہا یہ تجویز منظور نہیں کی جا سکتی کہ صرف سرحدی علاقوں میں ہنگامی صورت حال برقرار رکھی جائے کیونکہ خطرہ صرف سرحدوں پر ہی نہیں بلکہ سارے ملک کے لئے موجود ہے۔

امریکہ پاکستانی بحریہ کو آبدوز دے گا

کراچی ۷ مارچ۔ امریکی سفارت خانے کے ایک بیان میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ امریکہ پاکستان کو آبدوز دے گا یہ آبدوز اسی سال گرمیوں میں پاکستان کے حوالے کر دی جائے گی یہ وضاحت امریکی وزیر دفاع مسٹر میکنامارا کے ایک بیان کے سلسلے میں جاری کرنے کی ضرورت پیش آئی جس میں انہوں نے ایک بھارتی اخبار نویس سے یہ کہا تھا کہ ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۵ء تک کے فوجی امداد کے پروگرام میں پاکستان کو آبدوز دینے کی کوئی سکیم شامل نہیں۔

امریکی سفارت خانے کے وضاحتی بیان میں کہا گیا ہے کہ مسٹر میکنامارا کا بیان ٹیکنیکل اعتبار سے "درست تھا" کیونکہ ۶۵-۱۹۶۴ء کے فوجی امداد کے پروگرام کے تحت پاکستان کو آبدوز نہیں دی جا رہی ہے بلکہ آبدوز دینے کا فیصلہ ۱۹۶۳ء کے پروگرام میں کیا گیا تھا جس کے مطابق یہ آبدوز اسی سال گرمیوں میں پاکستان کے حوالے کی جائے گی۔

عراق میں جوئے کو غیر قانونی قرار دیدیا گیا

بغداد ۔ ۷ مارچ عراق کی حکومت نے ملک بھر میں ہر قسم کے جوئے کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے وزیر داخلہ اور عراق کے فوجی گورنر جنرل بریگیڈیئر رشید مصلح نے ایک فرمان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ عراق کے اکثر نوجوان چائے خانوں اور ہوٹلوں میں جوا کھیلتے ہیں۔

مکرم عبدالمجید خان مرحوم کی نعش بہشتی مقبرہ میں دفن کر دی گئی

اناللہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۷ مارچ۔ محترم محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی کے فرزند عبدالمجید خان صاحب کی نعش (جنہوں نے مورخہ ۲۵ اور ۲۶ فروری کی درمیانی رات لندن میں بعمر ۳۰ سال وفات پائی تھی) کل مورخہ ۶ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعۃ المبارک بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ ۵ مارچ کو ۱/۲ ۲ بجے سہ پہر انگلستان سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچا تھا وہاں سے بذریعہ ایمبولینس کار اسی روز بارہ بجے شب ربوہ لایا گیا اگلے روز مورخہ ۶ مارچ کو نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے چونکہ باہر سے آنے والے بعض رشتہ داروں کا انتظار تھا اس لئے تدفین نماز مغرب کے بعد عمل میں آئی ان کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر احباب نے شرکت کی قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کرائی۔

مرحوم ایک نیک اور مخلص احمدی نوجوان تھے وہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے حقیقی بھتیجے اور محترم ڈاکٹر رحم بخش صاحب مرحوم آف حسن ابدال کے داماد تھے۔ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ایم بی بی ایس آف مسقط اور میجر ثروت احمد صاحب کراچی ان کے برادران نسبتی ہیں۔ مرحوم نے ایک بیوہ اور دو بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو تاحال انگلستان میں ہی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

بھارتی مسلمانوں کو محض اس لئے نشانہ انتقام بنایا جا رہا ہے کہ وہ مسلمان ہیں

صدر ایوب کا اعلان — انتشار پسند عناصر کی مذمت

نیل پھاماری ۷ مارچ۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ بھارت سے مسلمانوں کو صرف مسلمان ہونے کی بناء پر نکالا جا رہا ہے آپ نے کہا بھارتی حکام کا یہ الزام بے بنیاد ہے کہ یہ مسلمان پاکستانی شہری ہیں۔ صدر ایوب نے بتایا کہ یہ مسلمان پاکستانی شہری ہیں - - - - - - - - صدر ایوب نے بتایا کہ یہ مسلمان بھارتی شہری ہیں وہ کئی نسلوں سے بھارتی علاقوں میں رہتے چلے آ رہے ہیں۔ حال ہی میں حکومت پاکستان نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا جس کی رپورٹ سے یہ ثابت ہو گیا تھا کہ جن مسلمانوں کو پاکستانی ہونے کے الزام میں بھارت سے نکالا گیا ہے وہ کم از کم پچاس سال سے آسام اور بھارت کے دوسرے علاقوں میں مقیم تھے صدر پاکستان نے کہا کہ بھارت سے جن مسلمانوں کو بھاری تعداد میں پاکستان کی طرف سے دھکیلا جا رہا ہے ان کی آباد کاری کا کام ان کے علاوہ حکومت پاکستان کے لئے بھی ایک سنگین مسئلہ بن گیا ہے تاہم حکومت ان کو آباد کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھے گی۔ صدر ایوب نے بتایا کہ پاکستان نے اعلیٰ ترین سطح پر بھارت سے اپیل کی تھی کہ وہ اپنے مسلمان شہریوں سے انسانوں کا سا سلوک روا رکھے کیونکہ ان کا قصور اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ مسلمان ہیں لیکن پاکستان کی اس اپیل کا بھارتی حکام پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ صدر ایوب نے پاکستانی عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی صفوں میں کامل اتحاد اور نظم و ضبط رکھیں تاکہ ترقیاتی سرگرمیوں کی رفتار تیز تر کی جا سکے اور ملک کو فارغ البال بنایا جا سکے۔ صدر نے کہا "اگر ہم متحد نہ رہے تو ہم انتشار پسندوں کی چالوں کا شکار ہو جائیں گے ہم اس صورت میں کمزور ہو کر رہ جائیں گے اور بیرونی دشمنوں کی طرف سے ہمیں خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

صدر نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ لوگوں کو قومی تعمیر نو کی ضرورت کا احساس ہو گیا ہے آپ نے کہا کہ ملک شاہراہ ترقی پر گامزن ہو چکا ہے اور انشاء اللہ ہمارے قدم اب آگے کی طرف ہی بڑھیں گے۔ صدر ایوب کل ڈھاکہ واپس پہنچ گئے۔

درخواست دعا

برادرم عبدالماجد خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ تقریباً ایک ہفتہ سے بہت زیادہ بیمار ہیں۔

احباب جماعت و درویشان قادیان سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالغفور خان
ٹیلیفون آپریٹر چنیوٹ)

پروگرام قیادت اصلاح و ارشاد مجلس انصاراللہ ۱۹۶۴ء

۱۔ ہر رکن مجلس کو تحریک کی جائے کہ سال میں کم از کم ایک شخص کی اصلاح کر کے اسے اسلامی انوار کا گرویدہ بنائے نیز جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کرے۔

۲۔ انصاراللہ کو قلمی جہاد اور مضمون نویسی کی طرف توجہ دلائی جاتی رہے۔

۳۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کی ایک ایک کاپی مرکز میں بھجوائی جائے اور ایک کاپی مقامی مجلس میں محفوظ رکھی جائے۔ نیز مختصر طور پر ان کے حالات ان سے لکھوا کر مرکز میں بھجوائے جائیں۔

۴۔ ہر رکن سال میں کم از کم ایک ہفتہ اصلاح و ارشاد کے لئے وقف کرے۔

۵۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت مطبوعہ "راہ ہدیٰ" صفحہ ۳۲۱ کی تعمیل میں ہر مجلس مرکزی ہدایات کے مطابق ایک ہفتہ منائے جس میں اس سال عیسائیت اور اس کے اسلام پر اعتراضات اور ان کے جوابات سے دوستوں کو آگاہ کیا جائے اور ہفتہ ختم ہونے پر لوگوں کا زبانی امتحان لیا جائے (راہ ہدیٰ کا نسخہ مرکز سے طلب فرمائیے)

(نوٹ) مندرجہ بالا پروگرام سے تمام مجالس انصاراللہ کو بذریعہ سرکلر خط بھی اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ براہ مہربانی تمام زعماء صاحبان اس پروگرام سے اراکین مجلس انصاراللہ کو مطلع کر کے پندرہ روزہ رپورٹ بھجواتے رہیں کہ کس حد تک اس پروگرام کے مطابق کام کیا جا رہا ہے۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس مرکزیہ انصاراللہ)